51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۰/۲۵ | ۲۶ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ، ۲۰ وفا ۱۳۵۰ہش، ۲۰ جولائی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۶۶ |
|---|---|---|

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

# گناہوں سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنے حالات و اخلاق کا جائزہ لیتا رہے

## اگر گناہوں کا علم نہ ہو اور ان سے بچنے کی فکر نہ ہو تو ایسی زندگی کا کوئی فائدہ نہیں

"بہت سے آدمی اس دُنیا میں ایسے ہیں کہ اُن کی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان اُن سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصّہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ یہ سب بد اخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنّم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبّر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بد خلقی ہی تھی جیسے لکھا ہے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبّر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبّر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حُسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے، غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے بُرے خُلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ ان پر کبھی غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے انہیں بد اخلاقیوں میں سے ایک غصّہ بھی ہے۔ جب انسان اس بد اخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گذرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بد اخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کُڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۵-۳۹۶)

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۷ اور ۱۸ وفا کی رپورٹ میں مطلع فرماتے ہیں:۔

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمدللہ"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور اپنی نصرت و تائید سے نوازتا رہے آمین۔

---

ربوہ ۱۹ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کمر میں درد کی شکایت ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

---

راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

---

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم کے والد ماجد محترم صوفی عطاء محمد صاحب فالج اور دیگر عوارضات کی وجہ سے ایک عرصہ سے بیمار ہیں اب طبیعت زیادہ خراب ہے اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

---

عزیزم مکرم چوہدری سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سلمان محمود نام تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمِ سلسلہ بنائے۔

(عبدالعزیز محتسب)

---

خاکسار کے برادر نسبتی عزیز رفیق احمد الیسر حیدری عزیز احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کا ۱۵-۷-۷۱ کو کراچی میں اپریشن ہوا ہے احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عزیز کو شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اسلم باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا)

---

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب راولپنڈی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ قریب دو ماہ سے بخار نہیں اتر رہا۔ احباب کرام سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(فہمیدہ قریشی۔ رحیم یار خان)

---

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ناحال بعارضہ فالج بیمار ہیں کمزوری بڑھتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے دوبارہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں احباب انکی صحت کاملہ کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ ردفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدیت کی نئی نسل اور اسکی ذمہ داریاں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ایمان افروز ارشادات کی روشنی میں قبل ازیں واضح کیا جا چکا ہے کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیونکہ قرآن کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں اُن کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے۔ آئندہ پچیس سال میں اسلام کے غلبہ کے غیر معمولی سامان منصۂ شہود پر آنے والے ہیں۔ وہ وقت قریب اور بالکل قریب آپہنچا ہے کہ جب دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہوگی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہوگی۔ اس لحاظ سے موجودہ انقلابی دَور کے پیش نظر بڑی عمر کے احباب جماعت (مردوں اور مستورات) کا یہ فرض ہے کہ وہ احمدیت کی نئی نسل کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ نئی نسل کے نوجوان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اپنی جانیں اور اپنے اوقات اور اپنی عزتیں اور اپنے اموال خرچ کرنے اور قربان کرنے والے ہوں تاکہ وہ اُن عظیم ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کر سکیں جو عنقریب ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔

حضور نے جہاں نئی نسل کی تربیت کے ضمن میں بڑی عمر کے مردوں اور عورتوں کو اُن کی خصوصی ذمہ داریوں کی طرف بار بار اور بڑی کثرت کے ساتھ توجہ دلائی ہے، وہاں حال ہی میں خود نئی نسل کے نوجوانوں کو مخاطب کر کے انہیں موجودہ زمانہ کی بے اندازہ اہمیت کے پیش نظر اپنی نئی اور اہم ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں کما حقہ ادا کرنے کی طرف متوجہ فرمایا ہے اور انہیں تلقین کی ہے کہ وہ اپنی کمر ہمت کس لیں اور اپنی نئی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے ۱۰ر جون ۱۹۷۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں سالانہ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب میں احمدی نوجوانوں کو ایک نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازتے ہوئے فرمایا:-

"وہ زمانہ جس میں اسلام نے غالب آنا ہے اس میں آپ لوگ داخل ہو چکے ہیں آپ کو اس کا احساس ہونا چاہیئے اگر یہ احساس ہر احمدی بچے اور جوان میں پیدا ہو جائے کہ ہم اس زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں جس میں اسلام کے مقدر میں عظیم فتوحات اور عظیم غلبہ ہوگا تو یہ احساس آپ کو ایسی تربیت پر مجبور کرے گا کہ آپ صحیح معنوں میں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اسلام کے سپاہی بن جائیں۔ اور یہی ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔"

(ماہنامہ خالد ربوہ بابت جون ۷۱ء صہ ۶)

اس میں کیا شک ہے کہ اگر ہر احمدی نوجوان میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ وہ اس پچیس سالہ دَور میں داخل ہو چکا ہے جس میں اسلام کو دنیا بھر میں عظیم فتوحات ملنے والی ہیں۔ تو خود اس احساس کے زیر اثر اس کی اپنی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہو سکتا۔ وہ احمدی نوجوان جن کی عمر اس وقت پچیس سال سے کم ہے ان کی خوش قسمتی اور خوش بختی میں کیا شک ہو سکتا ہے کیونکہ ان کے لئے اسلام کو عنقریب ملنے والی عظیم فتوحات کا دیکھنا مقدر ہے۔ لیکن اِس خوش قسمتی اور خوش بختی کے وہ بھی مستحق ٹھہر سکتے ہیں کہ اسلام کو عنقریب ملنے والی اِن عظیم فتوحات میں خود ان کا بھی حصّہ ہو۔ وہ ان فتوحات میں حصّہ دار اسی صورت میں بن سکتے ہیں کہ وہ ان نئی اور عظیم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنیں جو اس ضمن میں ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ اس کے لئے جیسا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے احمدی نوجوانوں کا نو۹ بنیادی اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ وہ اوصاف خود حضور ایدہ اللہ کے اپنے الفاظ میں یہ ہیں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے اور اُس کے بندے دنیا کے دلِ اُس کے لئے جیتیں اور بنی نوع انسان اسلام کے فیوض اور برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ اِن برکات کے انتشار کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد ان نو بنیادی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرے۔ اور یہ وہی خوبیاں ہیں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے اندر پائی جاتی تھیں اور جن کے باعث اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل ہوا اور انہوں نے دنیا میں بے نظیر کامیابیاں حاصل کیں وہ بنیادی خوبیاں یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی (۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت (۳) رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع (۴) اُس عقل کا پیدا ہونا اور اسے منوّر اور روشن کرنا جو برائیوں سے روکتی ہے۔ (۵) تدبیر کو اس کے کمال تک پہنچانا (۶) مسابقت کی روح پیدا کرنا یعنی ہر شخص کوشش کرے کہ وہ دوسروں سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے والا بن جائے۔ (۷) یہ جذبہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہو کہ ہم نے ساری دُنیا میں پھیل جانا ہے (۸) رضاکارانہ خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے (۹) توکل کو اس معیار پر پہنچایا جائے کہ جہاں صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہو اور دل اس یقین سے پُر ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارا کارساز ہے اور وہ ہمارے سب کام کر سکتا ہے۔" (الفضل ۱۹ر جنوری ۱۹۶۸ء)

اب جب کہ احمدی نوجوان اُس دَور اور زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں جس میں خدائی بشارت کے بموجب اسلام کو عظیم فتوحات ملنے والی ہیں اور اِن فتوحات کو دیکھنا اور ان سے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنا ان کے لئے مقدر ہو چکا ہے ان کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو مذکورہ بالا نو۹ بنیادی اوصاف سے متصف کریں تاکہ وہ قریب مستقبل میں اسلام کو ملنے والی عظیم فتوحات میں حصّہ دار بن سکیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ٹھہر سکیں۔

اللہ تعالیٰ احمدیت کی نئی نسل کو بھی یہ بنیادی اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا وہ اسلام کی سربلندی کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے والے اور اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھانے والے ثابت ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

## حقیقی مومن کی ایک بیّن علامت

وہ لوگ جو صرف نام کے مومن ہوتے ہیں (یعنی زبان سے تو مومن ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہُوا ہوتا) بالعموم ان کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب انہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور بہت شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچے یا کوئی مصیبت آن وارد ہو تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی بجائے الٹا شاکی ہو کر اپنا رہا سہا ایمان بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک حقیقی مومن کا شیوہ یہ نہیں ہوتا وہ ہر حال میں خواہ اسے سکھ پہنچے یا دکھ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا اور اس کا شکرگزار رہتا ہے وہ رضا بالقضاء کا بہت اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے اُس کی اِس صفت اور قلبی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا: عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَہٗ خَیْرٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَشَکَرَ وَاِنْ اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَصَبَرَ۔

یعنی ایک مومن کا حال بھی کیسا عجیب (یعنی قابل ستائش) ہوتا ہے کہ جب اسے کوئی بھلائی یا بہتری پہنچے تو وہ خدا کی حمد کرتا اور شکرگزاری کا اظہار کرتا ہے اور اگر کوئی بُرائی پہنچے یا مصیبت کا سامنا آ پڑے تو بھی وہ خدا کی حمد کرتا اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے پس مومن کی ایک بیّن علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر آن خواہ اسے کوئی خوشی پہنچے یا غم شامل حال ہو اس کے دل کی گہرائیوں سے الحمد للہ علی کل حال کی آواز بلند ہوتی رہتی ہے۔

## مصیبت زدہ کو تسلّی دینے کا اجر

اللہ تعالیٰ نے سب مومنوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے ایک کی خوشی سب کی خوشی اور ایک کا دُکھ سب کا مشترکہ دکھ ہوتا ہے اسی لئے اسلام نے یہ ہدایت دی ہے کہ اگر کسی مومن پر کوئی مصیبت آئے تو باقی مومنوں کا فرض ہے کہ وہ اس کے ساتھ ہمدردی کریں اور اسے تسلّی دیں تاکہ اُس مصیبت کو جھیلنا اور صبر سے کام لینا اُس کے لئے آسان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مصیبت زدہ کو تسلّی دینے اور اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کا بہت بڑا اجر مقرر فرمایا ہے وہ اجر کیا ہے؟ اسکی وضاحت کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ

یعنی مصیبت زدہ کو تسلی دینے والا صبر کرنے والے کے مانند اجر پاتا ہے۔

اللہ اللہ! مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا اجر کتنا عظیم ہے! وہ وہی اجر پائے گا جو مصیبت زدہ کو صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے پر ملے گا۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک جیسے اجر کا مستحق ٹھہرایا ہے اور صبر کا اجر اتنا عظیم ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

کے مطابق صبر کرنے والے کو خدا تعالیٰ کی معیت نصیب ہو جاتی ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کی معیت نصیب ہو جائے اسے پھر اور چاہیئے ہی کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام اور سادگی

مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر ڈیرہ غازیخاں

اسلام سادگی سکھاتا اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں اپنے بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرماتا ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا یعنی ان کا یہ فعل ان دو حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "خیر الامور اوسطھا" ہر کام میں میانہ روی کو مدنظر رکھا جائے۔ رفتار میں کھانے پینے میں لباس میں۔ کلام میں حتیٰ کہ عبادت میں بھی میانہ روی کی ہدایت فرمائی۔ ایک بار آپؐ ایک بیوی کے ہاں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ چھت سے رسی لٹک رہی ہے پوچھا یہ رسی کیسی ہے؟ کہا کہ جب نوافل پڑھتے ہیں اور آنکھ لگنے لگتی ہے تو اس رسی کی مدد سے اٹھ بیٹھتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ جائز نہیں اپنے آپکو مشقت میں ڈالنا نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ بندہ کو مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا عبادت وہ ہے جس سے بشاشت قائم رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں سرور حاصل ہو۔ ایک بار چند صحابہ مسجد میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا ایک نے کہا میں ہمیشہ رات کو جاگ کر نوافل پڑھتا رہوں گا۔ حضورؐ نے جب سنا تو فرمایا۔ یہ کیسے لوگ ہیں۔ اور کیسی باتیں کرتے ہیں مجھے نہیں دیکھتے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں۔ سوتا بھی ہوں کام بھی کرتا ہوں۔ روزے بھی رکھتا ہوں اور کبھی چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ ہر قسم کے حقوق ادا کرتا ہوں کیا یہ لوگ اپنے زور بازو سے اپنے رب کو راضی کر لیں گے۔ اور اپنی طاقت سے بہشت میں جا سکیں گے یہ سن کر صحابہؓ نے ان خیالات کو ترک کر دیا۔

سرکار دو عالم کی زندگی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور یہ صحیح ہے کہ ان کی مکمل اتباع سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ حضورؐ نے ہر کام میں اعتدال کو مدنظر رکھا اور افراط و تفریط سے منع فرمایا۔ جس سادگی سے زندگی شروع کی اسی طریق پر ساری عمر گذار دی۔ جب فتوحات ہوئیں اور خوشی کا زمانہ آیا تو پھر بھی آپ کی زندگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ جتنا مال آتا۔ غریب اور مساکین میں تقسیم کر دیا جاتا اور اپنے لئے وہی جو کی روٹی اور کچھ کھجوریں۔ ایک بار حضرت فاطمہؓ آپ کے پاس آئیں۔ اور کہا کہ اب تو فراخی ہو گئی ہے۔ ایک لونڈی مجھے بھی عطا ہو فرمایا فاطمہؓ میں تو ابھی اصحاب الصفہ کے انتظام سے فارغ نہیں ہوا۔ آپ کی درخواست پر کیسے غور کر سکتا ہوں۔ ایک بار حضورؐ کی بیگمات میں سے کسی نے کہا کہ ہم کو بھی اچھے کپڑے اور زینت کا سامان ملنا چاہیئے۔ تو آپؐ ان سے ناراض ہو گئے۔ اور کئی دن تک آنا جانا اور بول چال بند کر دی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ان سے کہا۔ اگر تم میرے ساتھ سادہ اور غریبانہ زندگی بسر کرنے کے لئے تیار نہیں ہو تو آؤ میں تم کو دنیا کا سامان دے کر الگ کر دوں۔ اس پر تمام ازواج مطہرات نے معذرت کی اور کہا خدا کی قسم ہم میں سے کوئی بھی دنیا کی طالب نہیں ہمیں تو حضورؐ کی ذات ہی بس ہے

غرض آقائے نامدار کی زندگی ہمیں یہی سبق سکھاتی ہے کہ ہر حال میں میانہ روی اختیار کی جائے اور سادگی سے زندگی گذاری جائے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ زندگی ایسی گذارو جیسے راہ چلتا مسافر جو درخت کی چھاؤں میں تھوڑا سا آرام کر کے پھر چل پڑتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ نے بھی آپ کے بعد سادگی کو ترک نہ کیا حالانکہ فتوحات کے زمانہ میں اموال کی ریل پیل ہو گئی تھی۔ اور خوشحالی لوٹ آئی تھی۔ حضرت عمرؓ کی زندگی ہمارے سامنے ہے۔ جب خلیفہ ہوئے تو دن کو خلافت کا کام کرتے اور رات کو گشت کرتے کہ کہیں کوئی حاجتمند کسمپرسی کی حالت میں نہ ہو۔ غریبوں کی خبرگیری کرتے اور ان کی تکالیف کو دور کرتے خود اتنا وظیفہ بیت المال سے لیتے جس سے گذارہ مشکل سے ہوتا تھا ایک بار آپ کی زوجہ نے چند درہم آپ کو دئے کہ بچوں کو عید کے کپڑے لا کر دئے جائیں۔ آپ نے پوچھا کہ یہ رقم کہاں سے آئی کہنے لگیں کہ میں وظیفہ کی رقم سے تھوڑا تھوڑا پس انداز کرتی رہی ہوں۔ آپ نے اتنی رقم آئندہ اپنے وظیفہ سے کم کر دی کہ ہمارا گذارہ اس قدر کم رقم سے ہو سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کی زندگی نہایت عسرت سے گذر رہی تھی۔ کپڑوں میں پیوند تھے۔ بچے ناکافی غذا سے کمزور تھے۔ ایک بار حضرت حفصہؓ نے آپ کو مشورہ دیا کہ کچھ وظیفہ بڑھائیں مگر آپ نہ مانے اور فرمایا۔ کہ میں ہر حالت میں سرکار دو عالم کا اسوہ ملحوظ رکھونگا۔ آپ جس گورنر کو مقرر کرتے اس کو سادگی ہدایت فرماتے اور اس سے یہ عہد لیتے کہ وہ ترکی گھوڑے کی سواری نہ کرے گا۔ دربان نہ رکھے گا باریک کپڑے نہ پہنے گا۔ ایک بار جب آپ گشت فرما رہے تھے کہ ایک مسلمان نے انہیں اس طرح مخاطب کیا کہ اے عمرؓ کیا وہ معاہدے جو تمہارے عمال تم سے کرتے ہیں تمہیں نجات دلا سکیں گے جبکہ اُن میں سے بعض عامل ریشمی لباس پہنتے ہیں اور ان کے دروازوں پر دربان بیٹھتے ہیں۔ جو غریبوں کو اندر جانے نہیں دیتے

حضرت نے سنکر فرمایا کہ کسی عامل کا نام بتاؤ۔ تو میں اس سے باز پُرس کروں۔ اس نے کہا۔ عیاض بن غنم قیمتی لباس پہنتا ہے۔ عالیشان مکان میں رہتا ہے اور ان کے دروازے پر ایک صاحب متعین ہے۔ اگر تمہیں شک ہو تو کسی جاسوس کو بھیجکر تحقیق کرا سکتے ہو حضرت نے فرمایا۔ مجھے یقین ہے۔ تم جھوٹ نہیں کہہ رہے آپ نے اسی وقت کسی خاص آدمی کو اس کے پاس بھیجا عیاض جس حال میں ہوں اسی حال میں گرفتار کر کے میرے پاس حاضر کرو جب وہ ان کے دروازہ پر پہنچے تو دیکھا واقعی دربان پہرہ دے رہا ہے اور جب عیاض سے ملے تو وہ باریک و ریشمی قمیص پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا۔ امیر المومنین آپ کو یاد کرتے ہیں کہا کہ میں چادر اوڑھ لوں۔ اس نے کہا نہیں امیر المومنین کا حکم ہے کہ عیاض جس حالت میں بھی ہوں اسی حالت میں پیش کروں۔ غرض عیاض عمرؓ کے سامنے پیش ہوئے۔ حضرت فاروق نے حکم دیا کہ قمیص اتروائی جائے انہیں چند بکریاں اور عصا دیدیا جائے کہ چند روز جنگل میں بکریاں چرائیں تاکہ ان کے دماغ سے سیادت اور امارت کی ہوا نکل جائے اور انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ لوگوں کے خادم ہیں مخدوم نہیں عیاض نے عصا ہاتھ میں لیا اور بکریاں لے جنگل کی راہ لی۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کے انحطاط کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنا معیار زندگی بلند کرنے کی فکر میں ہیں اور جس جستجو نے انہیں دولت کا غلام بنا کر رکھدیا ہے۔ اُن میں عیش کوشی آگئی ہے وہ لذات کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ حصول مال کی حرص نے انہیں غلط راستہ پر ڈال دیا ہے انہیں چاہیئے تھا کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بناتے۔ اپنے اموال سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتے اور اپنا معیار زندگی بلند کرنے کی بجائے انسانیت کا معیار بلند کرتے۔ کیونکہ اس سے دنیا میں امن کا دور دورہ ہو سکتا ہے

جماعت احمدیہ پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس نے ساری دنیا کو اسلام کے پرچم تلے جمع کرنا ہے اور یہ کام بغیر قربانیوں کے نہیں ہو سکتا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اپنی ضروریات کو کم کر کے اپنے اموال دین کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں جب تحریک جدید کا اجراء کیا تھا۔ اس میں سادہ زندگی بسر کا مطالبہ بھی تھا۔ وہ آج بھی قائم ہے۔ اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضور نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ

> "آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں محبت ہے۔ اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ وہ اپنی زندگیاں سادہ بنائیں۔ ایسی سادہ کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام بجا لانے کا موقع مل سکے اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں۔ جن کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

صدقہ و خیرات سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دور ہوتی ہے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

# محترم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی یاد میں

(از محترم بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ)

مکرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کو ۱۵؍جون ۱۹۷۱ء بروز منگل وار دل کا شدید دورہ ہوا ان کو فوراً سول ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا مگر وہ صحت یاب نہ ہو سکے اور مؤرخہ ۱۷؍جون ۱۹۷۱ء کو بروز جمعرات ۳ بجے صبح اپنے رب کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بار کے ممبران کی درخواست پر ڈسٹرکٹ جج صاحب سیالکوٹ نے ان کے اعزاز میں فوجداری اور دیوانی عدالتیں ۱۰ بجے صبح بند کر دی تھیں۔ بار کے ممبران اس کے بعد اُن کے مکان پر آخری زیارت کے لئے پہنچنے شروع ہو گئے بار کے بہت سے ممبران کو ان کی شاگردی کا فخر حاصل تھا ان کی نماز جنازہ ان کے مکان کے سامنے کے میدان میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھائی۔ مقامی جماعت کی اکثریت نے نماز جنازہ میں شمولیت کی۔ بار کے اکثر ممبر صاحبان بھی نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ خواجہ عبدالرحمان صاحب سیکرٹری امور عامہ نے ان کی تجہیز و تکفین میں نمایاں حصہ لے کر قومی ہمدردی کا نمایاں کردار ادا کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ان کا تابوت ۶ بجے شام سیالکوٹ سے روانہ ہو کر ۱۱ بجے رات کو ربوہ پہنچا کارکنان جماعت کی خواہش کے احترام میں خاکسار ان کے ورثاء کے ساتھ ربوہ گیا۔ ۱۲ بجے رات تک کاغذات وصیت مکمل ہوئے اور ۱۸؍۶ بروز جمعہ نماز فجر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت نماز جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی تک جنازہ کے ہمراہ گئے تدفین کے بعد آپ نے دعا کرائی اس موقعہ پر دارالضیافت کے کارکنان کا سلوک بہت اچھا تھا۔ محترم شیخ صاحب کا تابوت دارالضیافت کے صحن میں رات کے وقت رکھا گیا اور میری چارپائی ان کے صندوق کے پاس ہی تھی مکرم شیخ صاحب مرحوم اسی رات مجھ کو خواب میں ملے اور فرمایا "بابو صاحب" اگلے جہان میں آج میرا پہلا دن شروع ہو گیا ہے"۔

اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی جدائی نے دل کے ان پرانے زخموں کو پھر تازہ کر دیا ہے جو مقامی جماعت کے بعض نہایت مخلص، ہمدرد اور غمگسار بزرگوں کی جدائی کی وجہ سے میرے دل پر لگے ہوئے تھے۔

محترم شیخ صاحب رضی اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کے بلند پایہ مخلص اور باعمل کارکن تھے۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر نہایت جانفشانی اور محنت سے کام کرتے رہے مقامی قاضی کے عہدہ پر سالہا سال تک باحسن طریق خدمات سرانجام دیں آپ بہت ملنسار ہمدرد متحمل مزاج، بردبار اور غمگسار دوست تھے۔ نہایت خندہ پیشانی سے ہر ایک کو ملتے تھے ان کے چہرہ پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی ہر ایک مقامی جلسہ پر ان کو تقریر کرنے کے لئے منتخب کیا جاتا اور وہ بڑی خندہ پیشانی سے اس انتخاب پر لبیک کہتے "تذکرہ" میں مندرجہ الہامات کی نہایت عام فہم اور مدلل تشریح فرمایا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں "بشیر اولاد" بڑے ہی احسن طریق سے ثابت کیا کرتے۔ اس استدلال سے طبیعت بڑی خوش ہوتی۔ ہفتہ دو ہفتہ کے بعد ان کی ملاقات کے لئے ان کے مکان پر حاضر ہوا کرتا وہ اپنی رؤیا اور الہامات بعض اوقات سنایا کرتے ان کا رؤیا صبح صادق کی طرح سچی ہوتی تھیں۔ قادیان کی یاد ان کو ہر وقت تڑپایا کرتی تھی۔

میرا ان سے پہلا تعارف ۱۹۴۴ء میں ہوا جب میں سیالکوٹ سے تبدیل ہو کر گورداسپور گیا وہاں سے میں تحصیل بٹالہ کے خزانہ کے معائنہ کے لئے جایا کرتا تھا وہ مجھ کو اکثر اپنے گھر لے جایا کرتے اور ان کی نہایت سادہ اور پُرتکلف دعوت کی یاد آج بھی میرے دل میں تازہ ہے میرا اپنا طریق کار دوران قیام گورداسپور یہ ہوتا کہ میں ہر ہفتہ کی شام کو قادیان چلا جاتا اور اتوار کا سارا دن وہاں بزرگوں کے نیاز حاصل کرنے میں گذارتا تھا محترم شیخ صاحب مرحوم بھی تقریباً ہر اتوار کو قومی کاموں میں قانونی مشورہ کے لئے قادیان جایا کرتے اور ان سے وہاں ملاقات ہوتی آپ بڑے ہی صائب رائے اور کامیاب وکیل تھے۔ خصوصاً دیوانی مقدمات میں۔

برصغیر کی تقسیم سے کوئی چھ ماہ پہلے وہ سندھ میں انجمن کی اراضی پر ایک قتل کے مقدمہ کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت اپنا کاروبار چھوڑ کر چلے گئے اور وہاں چھ ماہ کام کیا۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد کے ماتحت سیالکوٹ میں سکونت اختیار کی۔ آپ نے اپنی یادگار پانچ لڑکے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب برسر روزگار ہیں۔ انہوں نے شیخ صاحب کو اپنی آخری آرام گاہ تک پہنچانے میں نہایت ہی اعلیٰ اخلاق اور محبت کا کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور وہ سلسلہ کے مخلص خادم ثابت ہوں ان کے بڑے لڑکے شیخ سعادت علی صاحب آج کل سول جج راولپنڈی ہیں ان کے ساتھ شیخ صاحب مرحوم کو بہت ہی محبت تھی۔ سب سے چھوٹے لڑکے شیخ بصیرت علی صاحب مرکزی حکومت کے فسٹ کلاس افسر ہیں وہ آج کل کراچی میں ٹریننگ لے رہے ہیں۔ محترم شیخ صاحب مرحوم کی بیوہ بہت ہی دعاگو خوش خلق اور ہمدرد خاتون ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہمارے تاجر احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے جس میں جماعت کے تاجر احباب کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

(۱) "بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے (گاہک) کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ"

(۲) "چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے (گاہک) کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیا کریں"

ہمارے تاجر احباب کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں ضرور حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور اموال میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

## قائدین خدام الاحمدیہ سے ضروری التماس

ہمارے سال کا نواں ماہ شروع ہو گیا ہے اس ماہ میں وصولی کل بجٹ کے ۳/۴ حصہ کے برابر ضرور ہو جانی چاہیئے۔ قائدین حضرات اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اور اس کمی کو ضرور پورا کر دیں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری مختار احمد صاحب آف چک نمبر ۱۲۱ ر ج ب گوکھووال ضلع لائلپور کا لائلپور میں کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو مکمل شفاء عطا فرمائے آمین۔

محمود احمد محلہ دارالصدر غربی ربوہ

(۲) میرے والد محترم صوبیدار فضل قادر صاحب کو کل سے اچانک کمر میں شدید درد شروع ہو گئی ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بشیر احمد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ تین یوم سے بیمار ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

لئیق احمد عابد ربوہ

(۴) خاکسار کی والدہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا بخشے۔ آمین ثم آمین۔

عبدالمجید چک ۲۰۶ مراد ضلع بہاولنگر

(۵) میرے ایک غیر از جماعت دوست مکرم بابو سعید اللہ صاحب ریلوے ڈسپنسر ان دنوں بعض مشکلات میں مبتلا ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان مشکلات سے نجات دے اور دشمنوں کے حملوں سے بچا لے۔ آمین۔

محمد ابراہیم چوہدری مغلپورہ

(۶) خاکسار چند دنوں سے بیمار ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

عبیداللہ ملک کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

# سائنس بلاک جامعہ نصرت کے چندہ دہندگان

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۳۹ - مکرمہ مسعودہ بیگم نبی احمد صاحب کراچی ۳۰۰—۰۰ روپے
۴۰ - مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ محمد رشید الدین صاحب " ۳۰۱—۰۰ روپے
۴۱ - " زینب خاتون صاحبہ مرحومہ اہلیہ محمد حمید احمد صاحب " ۳۰۰—۰۰ روپے
۴۲ - " نعیمہ شکیل صاحبہ کراچی " ۳۰۰—۰۰ روپے
۴۳ - " ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ شیخوپورہ ۱۰۰۰—۰۰ روپے
۴۴ - " نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب " ۳۰۰—۰۰ روپے
۴۵ - " مریم صدیقہ صاحبہ از طرف والدہ صاحبہ رتگووالی ضلع " ۳۳۳—۵۰ روپے
۴۶ - " خورشید بیگم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا ۵۰۰—۰۰ روپے
۴۷ - " امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب پراچہ سرگودھا ۳۰۰—۰۰ روپے
۴۸ - " نصرت بیگم اہلیہ کرنل نثار احمد صاحب " ۳۰۰—۰۰ روپے
۴۹ - " ڈاکٹر مسلیمہ اختر صاحبہ بیگم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا ۳۰۰—۰۰ روپے
۵۰ - " ضیاء اظہار صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب پیرزادہ سرگودھا ۲۱۰—۰۰ روپے
۵۱ - " اقبال بیگم مرحومہ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف اکبر منزل (قادیان) ۳۰۰—۰۰ روپے
(ان کی تین بیٹیوں نے یہ رقم دی)
۵۲ - " صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ علی انور صاحب از طرف والدہ صاحبہ سعیدہ بیگم سکھر ۳۰۰—۰۰ روپے
۵۳ - " صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ علی انور صاحب ابڑو " ۳۰۰—۰۰ روپے
۵۴ - " نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ فخر الدین صاحب " ۳۰۰—۰۰ روپے
۵۵ - " ڈاکٹر حلیمہ صاحبہ " ۳۰۰—۰۰ روپے
۵۶ - " حنیفہ بیگم اہلیہ قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ ۳۰۰—۰۰ روپے
۵۷ - " جہاں آرا بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ کیپٹن صاحب دین " ۳۰۰—۰۰ روپے
۵۸ - " حسن آرا منیر صاحبہ " ۴۰۰—۰۰ روپے
۵۹ - " عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالقادر صاحب باندھی ۱۰۰۰—۰۰ روپے
۶۰ - " امۃ السلام صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب کلیم منڈی بہاؤالدین ۳۰۰—۰۰ روپے
۶۱ - " منصورہ خان اہلیہ رئیس عبداللہ خان صاحب ڈاہری ۳۵۰—۰۰ روپے
۶۲ - " بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب راولپنڈی ۳۰۰—۰۰ روپے
۶۳ - " رضیہ ناصر صاحبہ مردان مردان ۲۰۰—۰۰ روپے
۶۴ - " نصرت محمودہ بیگم چوہدری عبدالمجید باجوہ ڈیرہ غازی خان ۳۰۰—۰۰ روپے
۶۵ - " امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ فیض اللہ صاحب سانگھڑ ۳۰۰—۰۰ روپے
۶۶ - " امۃ الحمید بیگم حاجی عبدالحق صاحب از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ کوئٹہ ۳۰۰—۰۰ روپے
۶۷ - " امۃ الحفیظ نصرت بنت عبدالحفیظ صاحب چک ۹۲/۱۲-ایل ضلع ساہیوال ۲۱۲—۰۰ روپے
۶۸ - " نعیمہ درد صاحبہ بیگم رب نواز صاحب امریکہ ۲۲۰—۰۰ روپے
۶۹ - " طاہرہ ذکیہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب امریکہ ۳۰۰—۰۰ روپے

۷۱ - " صفیہ چوہدری صاحبہ سابق لیکچرار جامعہ نصرت لندن ۳۰۰—۰۰ روپے
۷۲ " زینب حسن صاحبہ ڈھاکہ ۳۰۰—۰۰ روپے
۷۳ لجنہ اماء اللہ نیروبی ۱۵۰۰—۰۰ روپے
۷۴ لجنہ اماء اللہ لندن ۴۰۰—۰۰ روپے
۷۵ محترمہ صاحب خاتون صاحبہ اہلیہ رائے قادر بخش صاحب مرحوم عنایت پور بھٹیاں ۳۰۰—۰۰ روپے
۷۶ " منورہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۳۰۰—۰۰ روپے
۷۷ " ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ منجانب والد مرحوم (خواجہ عبدالرحمٰن صاحب) سرگودھا ۳۰۰—۰۰ روپے
۷۸ " " " والدہ مرحومہ (ستارہ بیگم صاحبہ) سرگودھا ۳۰۰—۰۰ روپے
۷۹ " امۃ الحفیظ صاحبہ از طرف والدہ و نانی صاحبہ کوئٹہ ۳۰۰—۰۰ روپے
۸۰ " امۃ الحمید بیگم حاجی ضیاء الحق خان صاحب
از طرف والدہ صاحبہ مرحومہ کوئٹہ ۳۰۰—۰۰ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah
53


## ضرورت ہے

● ایک تجربہ کار ڈرائیور

● اور چند مکینکس کی ضرورت ہے

اپنے جملہ کوائف یعنی نام۔ عمر۔ سابقہ تجربہ۔ اپنے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر بھجوا دیں۔

منیجر پاکستان چپ بورڈ جہلم


## فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱/۷ یوم بدھ بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۶۔ انچ وزن ۱۱۳ پونڈ۔ چھاتی ۳۲"-۳۰" تعلیم پانچ جماعت
عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال

۵۰ سال سے کم عمر کے سابق فوجیوں اور ریزروسٹوں کو بھی بھرتی کیا جائیگا۔ (ناظر امور عامہ)

## خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کا انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۹ھش (۱۹۷۰ء) میں یہ فیصلہ ہوا تھا:

ا:۔ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے
ب: شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہوگا۔
ج: دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہوگا۔
د:۔ تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداروں کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ضروری ہے۔

۲۔ دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۱۳۵۲-۵۳ھش (۱۹۷۳-۷۴ء) سے ہوگا۔ نیز اسی سال شہری مجالس کے عہدیداروں کے لئے ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ضروری ہوگا۔

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۱۳۵۰-۵۲ھش (۱۹۷۱-۷۲ء) اس سال ہو رہے ہیں اس لئے مرحلہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں تا انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا ایک کیس زیر سماعت ہے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ باعزت بریت فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ (ضیاء الرشید ہاشمی۔ بشیر کورٹ روڈ سٹیشن)

۲۔ میری بچی امینہ بشارت کی صحت خراب رہتی ہے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے
(محمودہ خلیل۔ ربوہ)

۳۔ میرے بھانجے اور ان کے والد کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(محمد اشفاق ۱۵ چک گجرات حال متعلم تعلیم القرآن کلاس ربوہ)

۴۔ میری ایک اپیل محکمہ کے زیر غور ہے احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔
(ایم ایس خالد مغل پورہ لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن مجید وہ کتاب ہے جو انسان کے دل میں خشیت پیدا کر کے اُسے خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہے

## اور

## انسان کی جتنی طبعی اور روحانی ضرورتیں ہیں ان سب کو پورا کرتی ہے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورہ الشعراء کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن وہ کتاب ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی خشیت پیدا کر کے اُس کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہے اور انسان کی جتنی طبعی اور روحانی ضرورتیں ہیں اُن سب کو پُورا کرتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (بنی اسرائیل آیت ۹) ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر اور چکر دے دے کر اور نئے نئے اسلوب سے اور نئی نئی طرز سے تمام قسم کی فطرتوں کے لئے مضامین بیان کر دیئے ہیں۔

دُنیا میں دو ہی چیزیں ہوتی ہیں جو کسی تعلیم کی برتری کو ثابت کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہر قسم کے مضامین اُس میں بیان ہوں۔ اور دوسرے یہ کہ مختلف طبقات میں سے ہر طبقہ کے لئے اس میں مضامین بیان ہوں اور یہ دونوں خصوصیتیں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں۔ گویا کوئی انسان نہیں رہا جو قرآن کریم کا مخاطب نہ ہو اور کوئی بات نہیں رہی جو قرآن نے بیان نہ کی ہو۔ جب ہر بات اس میں بیان کر دی گئی ہے۔ اور ہر قسم کے لوگوں کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر اس میں تعلیم نازل کر دی گئی ہے تو بنی نوع انسان کو اپنے خدا کی محبت اور اس کا پیار کیوں حاصل نہ ہو۔ بے شک پُرانے زمانہ میں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوںؑ کو خدا ملا اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارا دل اس سے تسلّی نہیں پاتا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو۔ اور زندہ کتاب وہی کہلا سکتی ہے جو زندہ خدا سے ہمارا تعلق پیدا کر دے۔ اگر وہ ہمیں خدا سے نہیں ملاتی تو اس کتاب کا وجود اور عدم وجود ہمارے لئے برابر ہو جاتا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ ہم نے ہر انسان کی روحانی ضرورتوں کے پُورا کرنے کے سامان اس کتاب میں رکھ دیئے ہیں۔ پس جو بھی سچے دل سے اس پر عمل کرے گا وہ اپنے خدا کو پالے گا۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ (انعام آیت ۲۰) اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگوں سے کہہ دے کہ یہ قرآن میری طرف اس لئے وحی کیا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی فائدہ پہنچاؤں اور وہ تمام لوگ جن کے کانوں تک اِس کی آواز پہنچے اُن کو فائدہ پہنچائے۔

پس قرآن کریم ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا موسیٰؑ کا عصا تو صرف تھوڑی دیر کے لئے فرعونیوں کو سانپ کی شکل میں نظر آیا تھا۔ جس سے کچھ دیر کے لئے اُن کے جسموں پر لرزہ بھی طاری ہوا مگر قرآن کریم وہ کتاب ہے جو آج تک انذار کا کام کر رہی ہے اور پھر اس کا انذار کسی ایک قوم یا ایک ملک سے مخصوص نہیں بلکہ دُنیا کی تمام اقوام اور دنیا کے تمام ممالک اس کے دائرہ انذار میں شامل ہیں اور پھر اس کے انذار کی وسعت زمانوں کی قیود سے بھی بالا ہے۔ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا جس میں قرآن دشمنانِ اسلام کے لئے ایک نذیر مبین کا کام نہ کر رہا ہو یا اس کے انذاری نشانات اُن کی شان و شوکت کو مٹا کر اسلام کو غلبہ دینے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ پھر موسیٰؑ کا عصا صرف موسیٰؑ کے ہاتھ میں ہی نشان دکھا سکتا تھا مگر قرآن جس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک زندہ کتاب تھی اسی طرح آج ہمارے لئے اور مخلص مومن کے لئے بھی وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ اور جس طرح وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے حقائق و معارف کی کان میں سے لاتعداد ہیرے اور جواہر پیش کرتی تھی اسی طرح وہ اُمّت محمدیہ کے ہر مخلص فرد کو اس کے ایمان اور اخلاص کے مطابق اپنے معارف سے حصّہ دیتی اور اپنے علوم سے بہرہ ور کرتی ہے کیونکہ اس کا نزول اُس ہستی کی طرف سے ہے جسے غیب کا علم ہے اور جو انسان کے خیالات اور جذبات اور افکار کو جانتی ہے۔ دُنیا میں کوئی انسان خواہ اُس کا تجربہ کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو تمام افراد کے تمام افکار تمام جذبات اور تمام خیالات کا واقف نہیں ہوسکتا۔ تمام انسانوں کے جذبات۔ افکار اور ان کے خیالات کو وہی ذات سمجھ سکتی ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور وہ قرآن کریم میں بولتی ہے۔"

(تفسیر سورۃ الشعراء صفحہ ۳۱۶-۳۱۷)

## محترم چوہدری نورالدین جہانگیر صاحب کی نمازِ جنازہ اور تدفین

### نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی

ربوہ۔ جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم چوہدری نورالدین جہانگیر صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ خوراک ۱۵ وفا کو ساہیوال میں بعمر ۵۷ سال وفات پا گئے تھے۔

جنازہ ۱۶ وفا کی صبح کو ربوہ لایا گیا۔ سوا آٹھ بجے صبح علالت طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کی نماز جنازہ خود پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضور کی منظوری سے قبرستان شہداء میں تدفین عمل میں آئی تدفین مکمل ہونے پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔

چوہدری صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ انسپکٹر آف سکولز کے صاحبزادے اور حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ (والد ماجد محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سائنسی مشیر صدر پاکستان) کے بھتیجے تھے۔

احمدیت کے اور خلافت کے فدائی۔ ہر کسی کی حاجت روائی اور ہمدردی کرنے والے۔ نہایت بردبار۔ خوش اخلاق اور وسیع حلقہ احباب کے مالک تھے۔ چھ لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے تین (حفیظ الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال۔ منیر مسعود صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی ساہیوال اور شاہد محمود صاحب مینیجر حبیب بنک اوکاڑہ) برسر روزگار ہیں اور تین ابھی زیر تعلیم ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

## میری درخواستِ دُعا

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

مجھے قریباً چھ ہفتوں سے بخار آتا رہا۔ مگر کام کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ فضل عمر درس القرآن کلاس کے انتظامات کے باعث بھی بہت فکر مندی تھی۔ شروع جولائی میں یوں محسوس ہوا کہ اب طبیعت ٹھیک ہے ان دنوں میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا علاج کر رہا تھا وہ ربوہ سے باہر تھے۔ چنانچہ دو تین دن میں دفتر گیا اور سارا کام کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ اگر اللہ نے توفیق دی تو میں کلاس کا افتتاح کروں گا حضور کے چار جولائی کو ربوہ پہنچنے کا پروگرام تھا مگر اس میں تاخیر ہو گئی۔ عرفت ربی بفسخ العزائم۔ جب پتہ لگا کہ حضور آج نہیں پہنچ رہے تو خاکسار مولانا عبدالمالک خان صاحب اور مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی رائے تھی کہ پانچ جولائی کو حزب بندی وغیرہ ہو جائے افتتاح دوسرے روز حضور کے آنے پر ہو۔ میں نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں یہ تجویز بھجوائی انہوں نے تحریر فرمایا کہ میرے خیال میں افتتاح تو آپ کل مقررہ وقت پر کر دیں تا کام شروع ہو جائے حضور تشریف لا کر مناسب موقعہ پر طلبہ کو خطاب فرمائیں گے۔ اس کے مطابق عاجز نے ۵ جولائی کو کلاس کا دعا کے ساتھ افتتاح کیا اور اس خیال سے کہ اس سال کے درس قرآن مجید میں میرا بھی کچھ حصّہ ہو جائے اکیسویں ۲۱ پارہ کے پہلے رکوع کا درس بھی میں نے دیا (الفضل کی ایک رپورٹ میں غلطی سے تیسویں پارے کے پہلے رکوع کا ذکر ہوا ہے) اسی شام کو ساڑھے چھ بجے حضور ربوہ میں رونق افروز ہوئے مصافحہ کرتے ہی دریافت کیا کہ آپ کا بخار ٹوٹا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ بخار تو ٹوٹ گیا ہے مگر نقاہت بہت ہے حضور نے کلاس کا افتتاح کر دینے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد پھر بخار شروع ہو گیا۔ محترم کرنل سید ضیاء الحسن صاحب کا راولپنڈی سے تار آیا کہ آپ بلا تاخیر آجائیں تاکہ مکمل چیک اپ ہو سکے۔ عاجز نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تین ہفتوں کی رخصت لی اور حضور کے مشورہ کے مطابق ۱۰ جولائی کو راولپنڈی پہنچ گیا۔

۲ میری اہلیہ محترمہ اور دو چھوٹی بچیاں بھی ساتھ ہیں محترم کرنل صاحب نے نہایت محبت اور خلوص سے قیام و طعام کا بھی انتظام فرمایا اور فوراً معائنہ جات شروع ہو گئے ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے کہ یہ بخار ٹائیفائیڈ ہے علاج شروع ہے ٹمپریچر ۱۰۳ سے کم ہوتے ہوتے آج ۹۹½ ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میری صحت یابی کیلئے نیز مقبول خدمتِ دین کیلئے مزید عمر کے لئے دعا فرمائیں۔